13729-کیا شعبان کے پورے مہینہ میں روزے رکھنے مستحب ہیں

سوال

کیا میرے لیے پورے شعبان کے روزے رکھنا سنت ہے ؟

پسندیدہ جواب

شعبان کے مہینہ میں زیادہ سے زیادہ رکھنے روزے رکھنے مستحب ہیں ، حدیث میں بیان کیا گیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سارے شعبان کے روزے رکھا کرتے تھے :

ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ :

(میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی دوماہ مسلسل روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا ، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کو رمضان کے ساتھ ملایا کرتے تھے) ۔

مسند احمد حدیث نمبر (26022) سنن ابوداود حدیث نمبر (2336) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1648) ۔

اور ابوداود کے الفاظ کچھ اس طرح ہیں :

(نبی صلی اللہ علیہ وسلم پورے سال میں کسی بھی پورے مہینے کے روزے نہیں رکھتے تھے ، لیکن شعبان کو رمضان سے ملاتے) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابوداود (2048) میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

لھذا اس حدیث کے ظاہر سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پورا شعبان روزہ رکھا کرتے تھے ۔

لیکن احادیث میں یہ بھی وارد ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کے اکثر ایام کا روزہ رکھا کرتے تھے ۔

ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے بارہ میں دریافت کیا تو وہ کہنے لگیں :

(آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھنے لگتے تو ہم کہتیں کہ آپ تو روزے ہی رکھتے ہیں ، اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ چھوڑتے تو ہم کہتے کہ اب نہیں رکھیں گے ، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو شعبان کے مہینہ سے زیادہ کسی اور مہینہ میں زیادہ روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا ، آپ سارا شعبان ہی روزہ رکھتے تھے ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان میں اکثر ایام روزہ رکھا کرتے تھے) صحیح مسلم حدیث نمبر (1156) ۔

علماء کرام ان دونوں حدیثوں کو جمع کرنے میں اختلاف کرتے ہیں :

کچھ علماء کرام تو کہتے ہیں کہ یہ اوقات کی مختلف ہونے کی وجہ سے تھا ، لھذا کچھ سالوں میں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سارا شعبان ہی روزہ رکھا کرتے تھے ، اور بعض سالوں میں شعبان کے اکثر ایام روزہ رکھتے تھے ۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی نے یہی اختیار کیا ہے ۔

دیکھیں مجموع فتاوی الشیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی (416/15) ۔

اور کچھ دوسرے علماء کرام کہنا ہے کہ :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے علاوہ کسی اور مہینہ میں پورے مہینہ کے روزے نہیں رکھتے تھے ، انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا والی حدیث کو اس پر محمول کیا ہے کہ اس سے مراد اکثر شعبان ہے ، اور لغت میں یہ کہنا جائز ہے کہ جب کوئی شخص کسی مہینہ میں اکثر ایام روزے رکھے تو کہا جاتا ہے کہ اس نے مکمل مہینہ کے روزے رکھے ۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا والی حدیث ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا کی حدیث کی مراد بیان کرتی ہے حدیث ام سلمہ میں ہے کہ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے علاوہ کسی اور مکمل مہینے کے روزے نہیں رکھتے تھے آپ شعبان کو رمضان کے ساتھ ملاتے تھے) ۔

یعنی اس کے اکثر ایام کے روزے رکھتے تھے ، امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی نے ابن مبارک رحمہ اللہ تعالی سے نقل کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں :

کلام عرب میں یہ جائز ہے کہ جب کوئی مہینہ کے اکثر ایام روزے رکھے تو یہ کہا جائے کہ اس نے پورا مہینہ روزہ رکھے ۔ ۔

اور طیبی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

اسے اس پر محمول کیا جاسکتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات پورے شعبان کے روزے رکھتے تھے اور بعض اوقات اکثر ایام روزے رکھتے تا کہ یہ خیال پیدا نہ ہو کہ شعبان کے روزے بھی رمضان کی طرح واجب ہیں ۔

پھر حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اور پہلی بات ہی صحیح ہے ۔ اھ

یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پورے شعبان کے روزے نہیں رکھا کرتے تھے ، اور انہوں نے مندرجہ ذیل حدیث سے استدلال کیا ہے :

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ :

(میرے علم میں نہیں کہ اللہ تعالی کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی ایک ہی رات میں پورا قرآن مجید ختم کیا ہو ، اور صبح تک ساری رات ہی نماز پڑھتے رہے ہوں ، اور رمضان کے علاوہ کسی اور مکمل مہینہ کے روزے رکھے ہوں) صحیح مسلم حدیث نمبر (746) ۔

اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے علاوہ کسی اور مہینہ کے مکمل روزے نہیں رکھے ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (1971) صحیح مسلم حدیث نمبر (1157) ۔

امام سندی رحمہ اللہ تعالی ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا کی حدیث کی شرح کرتے ہوئے کہتے ہیں :

(شعبان کو رمضان سے ملاتے تھے) یعنی دونوں مہینوں کے روزے رکھتے تھے ، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پورے شعبان کے روزے رکھتے تھے ، لیکن دوسری احادیث اس کے خلاف دلالت کرتی ہیں ، اس لیے اسے اکثر شعبان پر محمول کیا جائے گا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم شعبان میں اکثر ایام کے روزے رکھتے تھے ، گویہ کہ پورا شعبان ہی روزے رکھے ہوں اور پھر اسے رمضان سے ملاتے تھے ۔ اھ

اگر یہ کہا جائے کہ شعبان میں زیادہ روزے رکھنے میں کیا حکمت ہے ؟

اس کا جواب دیتے ہوئے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اس میں اولی تو وہی ہے جو امام نسائی اور ابوداود نے روایت بیان کی ہے اور ابن خزیمہ نے اسے صحیح کہا ہے کہ :

اسامہ بن زید رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں میں نے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ، اے اللہ تعالی کے رسول آپ جتنے روزے شعبان میں رکھتے ہیں کسی اور مہینہ میں اتنے روزے نہیں رکھتے ؟

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(یہ ایسا مہینہ ہے جس میں لوگ غفلت کا شکار ہوجاتے ہیں جو رجب اور رمضان کے مابین ہے ، یہ ایسا مہینہ ہے جس میں اعمال رب العالمین کی طرف اٹھائے جاتے ہیں ، میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میرے اعمال روزے کی حالت میں اٹھائے جائیں) سنن نسائی ، سنن ابوداود ۔

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن نسائی (2221) میں اسے حسن قرار دیا ہے ۔

واللہ اعلم.